REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم شنبہ ۱۸ رجب ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ ۱۰/

جلد ۴۷/۱۲ ۔ ۸ تبلیغ ۱۳۳۷ھش ۔ ۸ فروری ۱۹۵۸ء ۔ نمبر ۳۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۷ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:

”درد نقرس کی تکلیف ہے گو پہلے سے کچھ افاقہ ہے۔“

احباب خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو جلد صحت یاب فرمائے۔ اور حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

مصر اور شام کی متحدہ مملکت صدارتی جمہوریہ ہوگی

جمال عبدالناصر کا نام صدارتی امیدوار کے طور پر منظور کر لیا گیا۔

قاہرہ ۷ فروری۔ مصر اور شام کی پارلیمنٹوں نے متفقہ طور پر اس تجویز کو منظور کر لیا ہے۔ کہ عربوں کی نئی متحدہ جمہوریہ کے پہلے صدر کے طور پر مصر کے جمال عبدالناصر کو نامزد کر دیا جائے۔ یہ تجویز شام کے صدر شکری القوتلی نے پیش کی تھی۔ صدر ناصر نے پرسوں قاہرہ میں اعلان کیا کہ عربوں کی متحدہ جمہوریہ ایک صدارتی جمہوریہ ہوگی۔ جس میں عاملہ کے تمام اختیارات صدر کو حاصل ہوں گے ان اختیارات کو استعمال کرنے میں وزراء کی ایک جماعت اس کا ہاتھ بٹائے گی جنہیں وہ خود نامزد کرے گا۔ اور وہ براہ راست صدر کو ہی جواب دہ ہوں گے۔ قانون سازی کا کام سرانجام دینے کے لئے صرف ایک مجلس قانون ساز ہوگی۔ جو عبوری دور میں نیشنل اسمبلی کے نام سے یاد کی جائے گی۔ جس کے اراکین کے ناموں کا اعلان ایک صدارتی حکمنامہ کے ذریعہ کیا جائے گا اسمبلی کے نصف سے زیادہ اراکین مصر اور شام کی موجودہ اسمبلیوں میں سے ہی لئے جائیں گے۔

مصر و شام کی یونین اور عراق

بغداد ۷ فروری۔ وزیر اعظم عراق مسٹر عبدالوہاب مرجان نے کہا ہے کہ مصر اور شام کو ملا کر ایک مملکت بنا دینے کے سلسلہ میں عراق سے مشورہ نہیں کیا گیا۔ مسٹر مرجان نے نئی یونین کی کامیابی کی خواہش ظاہر کی اور کہا ”تاہم ہمیں توقع تھی کہ اس بارے میں عراق اور دوسرے ہمسایہ عرب ملکوں کی رائے معلوم کر لی جائے گی“۔

کراچی ۷ فروری۔ وزیر اعظم ملک فیروز خان نون کی زیر صدارت ۲۴ فروری کو لاہور میں ایک اعلیٰ سطح کی کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔

ہماری دفاعی پالیسی کا اولین مقصد جنگ کو روکنا ہے

”جنوب مشرقی ایشیا میں جنگ کی بجائے تخریبی کارروائیوں کا اندیشہ“ میکملن

ملبورن ۷ فروری۔ برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر ہیرلڈ میکملن نے کل یہاں کہا کہ برطانیہ عالمی جنگ کو روکنے کے لئے اپنی فوجی جوہری قوت پر تکیہ کرے گا۔ مسٹر میکملن نے کل ایک سرکاری دعوت میں آسٹریلیا کے دورے میں پہلی بار ایک اہم سیاسی تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے اپنی دفاعی پالیسی اس مقصد کو پیش نظر رکھ کر مرتب نہیں کی۔ کہ ہم ایک بڑی جنگ لڑنے کے لئے پوری طرح لیس ہو جائیں اس کے برعکس ہمارا سب سے بڑا مقصد یہ ہے۔ کہ جنگ کو روکا جائے۔ اور اس مقصد کے لئے ہم بنیادی طور پر اپنی فوجی جوہری طاقت پر تکیہ کرتے ہیں۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے برطانوی وزیر اعظم نے کہا برطانیہ اس قابل ہونا چاہیئے۔ کہ وہ یورپ کے باہر ایسی فوج میدان جنگ میں اتار سکے۔ جن کے قیام تنظیم اور مواصلات کا اپنا علیحدہ نظام موجود ہو۔ برطانوی وزیر اعظم نے کہا جنوب مشرقی ایشیا میں سب سے بڑا خطرہ یہ ہے۔ کہ وہاں وسیع پیمانے پر جارحانہ کارروائی نہ کی جائے۔ بلکہ تخریبی کارروائیاں خفیہ اثر و نفوذ اور مقامی طور پر ملک گیری کی چھوٹی چھوٹی کوششیں شروع کر دی جائیں۔ اس صورت حال کے مقابلے کی مؤثر ترین صورت یہ ہے کہ ہر جگہ بڑی فوجیں قائم رکھی جائیں۔

پرنس علی خان کے تقرر کا اعلان

کراچی ۷ فروری۔ کل سرکاری طور پر اعلان کیا گیا۔ کہ نئے آغا خان کے والد پرنس علی خان کو اقوام متحدہ میں پاکستان کا سفیر مقرر کیا گیا ہے۔

فرانس کی قومی اسمبلی میں دھماکہ

پیرس ۷ فروری۔ کل رات فرانس کی قومی اسمبلی کی عمارت میں ایک زبردست دھماکہ ہوا جس سے تمام عمارت ہل گئی۔ لیکن کسی کو گزند نہیں پہنچا۔ پولیس نے بتایا۔ کہ یہ دھماکہ عمارت کی سب سے نچلی منزل کے ایک غسل خانہ میں ہوا تھا۔ لیکن اس نے مزید کوئی تفصیل نہیں بتائی۔ عام خیال یہ ہے کہ یہ دھماکہ ایک بم پھٹنے کے سبب ہوا جو غسل خانے میں چھپایا گیا تھا۔

— بون ۷ فروری۔ مغربی جرمنی میں آج ایک مسافر بردار طیارہ پرواز کے چند ہی لمحوں بعد زمین پر گر کر تباہ ہو گیا۔ جس سے ۱۵ مسافر ہلاک ہو گئے۔

وزرائے خارجہ کی کانفرنس بلانے کی حمایت

لنڈن ۷ فروری۔ برطانوی وزارت خارجہ کے ترجمان نے پھر کہا ہے۔ کہ برطانیہ مغربی و اشتراکی ملکوں کے سربراہوں کی کانفرنس سے پہلے وزرائے خارجہ کی کانفرنس بلانے کی تجویز کو ترجیح دیتا ہے۔ ترجمان نے اس سلسلہ میں برطانیہ اور امریکہ میں اختلافات کی خبروں کی تردید کی۔

یمن سے برطانیہ کا احتجاج

لنڈن ۷ فروری۔ برطانیہ نے یمن اور برطانیہ کے زیر حفاظت عدن کے درمیان سرحدی علاقہ پر تصادم کے خلاف یمن سے سخت احتجاج کیا ہے۔ محکمہ نو آبادیات کے انڈر سیکرٹری مسٹر جان پروفیومو نے دارالعوام میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ۲۷ جنوری کے بعد ان کے محکمہ نے ایک بیان جاری کیا تھا سرحد پر مزید جھڑپیں ہوئی ہیں۔

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں

ایک دلچسپ تقریر

۸ فروری کو بروز ہفتہ ۳ بجے بعد دوپہر بزم اردو کے زیر اہتمام کیمسٹری تھیٹر میں مشہور شاعر و ادیب جناب قیوم نظر

”چند مغربی ادیبوں سے ملاقات“

کے موضوع پر ایک دلچسپ تقریر فرمائیں گے۔ جناب امجد الطاف ایم۔ اے اسسٹنٹ سکرٹری بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن صدر ہوں گے۔ توقع ہے کہ دونوں اصحاب اپنے منظوم کلام سے بھی سامعین کو محظوظ فرمائیں گے۔ ادب اردو کے شائقین سے شرکت کی التماس ہے۔ وقت کی پابندی ملحوظ رہے

(معتمد بزم اردو تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸ فروری ۱۹۵۶ء

طریقِ انتخاب

اسلام اعتدال کا دین ہے افسوس ہے کہ موجودہ لادینی سیاست نے مسلمانوں میں بھی بدلے درجہ کی انتہا پسندی کا مرض پیدا کر دیا ہے اور بعض مفاد پرست اہل دین کہلانے والے حضرات جب کسی امر پر اسلامی یا غیر اسلامی کا لیبل لگاتے ہیں یا کسی امر کو ملک و قوم کے لئے مفید یا غیر مفید بتاتے ہیں تو انتہائی قسم کی باتیں کہنا نہایت ہی معمولی بات سمجھتے ہیں۔

مخلوط اور جداگانہ طریق ہائے انتخابات کا مسئلہ بظاہر ایک خالص سیاسی مسئلہ ہے۔ جہاں تک اسلام کا تعلق ہے۔ دونوں طریقوں میں اگر امیدوار اور ووٹر تقوےٰ اللہ سے کام لیں۔ تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس میں اسلامی تعلیمات کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ لیکن بعض مولوی قسم کے لوگوں نے اس مسئلہ پر بھی نہ صرف اسلام کا لیبل لگا رکھا ہے۔ بلکہ پروپگنڈہ میں اتنا غلو کیا جا رہا ہے کہ اسلامی حدود اعتدال کو بھی نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ ذیل میں صرف ایک اخبار کے ایک پرچہ سے چند سرخیاں درج کرتے ہیں

(۱) مخلوط انتخاب پاکستان کو لادینی ریاست بنانے کی سازش ہے۔

(۲) ہم مخلوط انتخاب کو پاکستان کے استحکام کے لئے سخت مہلک سمجھتے ہیں۔

(۳) مخلوط انتخاب خود غرض محلاتی سیاست دانوں کی محلاتی سازش ہے۔

(۴) مخلوط طریق انتخاب کا فیصلہ کر کے پاکستان کے بنیادی نظریات پر شدید ضرب لگائی گئی ہے۔

یہ تو صرف ایک پرچہ میں درج شدہ خبروں کی سرخیاں ہیں۔ اس گروہ کی تقریروں میں یہاں تک کہا گیا ہے کہ اگر پاکستان میں مخلوط طریق انتخاب رائج ہو گیا۔ تو بھارت اور پاکستان کی سرحدیں ہی ختم ہو جائیں گی۔ ایسی اعلےٰ دلیل کا جواب کیا ہو سکتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ چونکہ تمام دنیا کے ملکوں میں مخلوط طریق جاری ہے۔ اس لئے تمام ممالک کی سرحدیں ہی ختم ہو چکی ہیں مثلاً عراق اور ایران کی سرحدیں تو قطعاً قائم ہی نہیں رہیں۔ اسی طرح باقی دنیا کے تمام ممالک مخلوط انتخاب کی وجہ سے بس ایک ہی تو ہو گئے ہیں۔

اب ذرا پھر مندرجہ بالا سرخیوں پر نظر ڈالئے ان میں سے ہر ایک کا مطلب یہ ہے کہ اگر پاکستان میں مخلوط انتخاب کا طریق رائج ہو گیا تو نہ صرف پاکستان ایک لادینی ریاست بن جائے گا۔ بلکہ اس کا استحکام بھی سخت خطرہ میں پڑ جائے گا۔ اور اس کے بنیادی نظریات کا کچومر نکل جائیگا

جداگانہ انتخاب کی تاریخ سب جانتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ برطانوی ہندوستان میں ہندو اکثریت کے مقابلہ میں مسلمانوں کی متقدر اقلیت کے حقوق محفوظ کرانے کے لئے یہ طریق اختیار کیا گیا تھا۔ اور بڑی کوششوں سے اس کو رائج کروایا گیا تھا۔ ظاہر ہے کہ پاکستان بننے کے ساتھ وہ صورت حال بالکل بدل چکی ہے۔ اب پاکستان میں مسلمان اقلیت نہیں بلکہ اکثریت رکھتے ہیں۔ اور ان کے حقوق محفوظ کرانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا لیکن اب اس کو مولویوں کے ایک گروہ نے اسلامی نعرہ بنالیا ہے۔ اور اس بات پر استصواب رائے تک مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ جو چیز کسی وقت میں محض سیاسی مصلحت کے لئے اختیار کی گئی تھی۔ اب اس میں اسلامیت بھری جا رہی ہے۔ اور جیسا کہ مندرجہ بالا سرخیوں سے ظاہر ہوتا ہے جداگانہ انتخابات کے حق میں عجیب و غریب دلائل دیئے جا رہے ہیں۔

اس گروہ کے علاوہ ایک دوسرا علماء کا گروہ ہے۔ جو یہ پروپگنڈہ کر رہا ہے کہ مخلوط اور جداگانہ طریق کا سوال بے معنی ہے۔ قومی اسمبلی میں غیر مسلموں کا وجود ہی اسلامی ریاست کے منافی ہے۔ علماء کا ایک اور گروہ ہے۔ جو استصواب رائے کے متعلق کہتا ہے۔ کہ اگر مسئلہ انتخابات اسلامی مسئلہ ہے۔ تو رائے عامہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ جب کسی گروہ کے نزدیک جداگانہ طریق ہی خالصۃً اسلامی طریق ہے تو رائے عامہ کی تصدیق کی کیا ضرورت ہے۔ بالفرض رائے عامہ اس کے خلاف ہو جائے تو کیا اسلامی سچائی بھی جھوٹ بن جائے گی۔

جہاں تک کسی ایسی جماعت کا تعلق ہے جو جداگانہ طریق کو خالص اسلامی سمجھتی ہے۔ اور مخلوط طریق کو لادینی باور کرتی ہے۔ اس کا استصواب رائے کا مطالبہ واقعی تعجب خیز ہے۔ اور مندرجہ بالا اعتراض بالکل صحیح ہے۔

یہ اعتراض اہلحدیث کے نئے ترجمان سہ روزہ منہاج نے اپنے اداریہ مورخہ ۲۵ جنوری ۱۹۵۶ء میں کیا ہے۔ اور ہماری دانست میں استصواب رائے کے مطالبہ پر یہ اعتراض نہایت معقول ہے۔ لیکن دوسری طرف بھی بڑے معقول لوگ واقع ہوتے ہیں چنانچہ ان کی طرف سے اس کا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ چونکہ انہیں علم ہے کہ اکثر مسلمان اس اسلامی مسئلہ میں ان کے ساتھ ہیں۔ اس لئے اول تو فیصلہ انہی کے حق میں ہوگا۔ ورنہ پہلے بھی تو کتنے لادینی اصول چل رہے ہیں عوام کی تائید سے چلو ایک یہ بھی لادینی مسئلہ سہی۔ اس لئے استصواب رائے کا کھیل ضرور کھیلا جائے۔ خواہ انتخابات ایک دو تین چار سال اور لیٹ ہو جائیں۔

اس گروہ کے نزدیک طریق انتخاب مسلمان ہی نہیں بلکہ اسلام کی زندگی اور موت کا سوال ہے۔ خدا جانے کس آیت اور حدیث کی رو سے ایسا ہے۔ اور کس سیاسی اصول کے مطابق اکثریت کے لئے جداگانہ طریق لازمی قرار پاتا ہے۔ ہمیں تو معلوم نہیں۔ اس لئے ہم اس کو مولوی ہٹ کے سوا اور کچھ نہیں کہہ سکتے یعنی ع

اس پر بگڑے ہیں کہ ہم درد جگر کہتے ہیں

ہم استصواب رائے کروائیں گے خواہ قوم کا روپیہ اور وقت برباد ہو۔ ورنہ پاکستان (نعوذ باللہ) تباہ ہو جائیگا یہ ہو جائے گا وہ ہو جائے گا۔ اور اسلام کی تو (نعوذ باللہ) توہین ہی ہو جائیگی

ہم عرض کرتے ہیں کہ ہم نہیں کہتے کہ ضدیں نہ کریں۔ کریں اور ضرور کریں۔ سارے ملک میں دورے کر کر کے کریں۔ لیکن خدا کے لئے اسلام کو تو بیچ میں نہ گھسیٹیں۔

اگر دوسرے گروہ کی بات لی جائے کہ اسمبلی غیر مسلموں سے خالی ہونی چاہیئے تو ممکن ہے کبھی مخلوط طریق اس میں کامیاب ہو جائے۔ لیکن جداگانہ طریق میں تو غیر مسلموں کی شمولیت مستقل بن جاتی ہے۔

آخر میں ہم پھر عرض کرتے ہیں کہ اسلام سراسر ایک روحانی اور اخلاقی تحریک ہے۔ اس کو انتخاب کے طریقوں کا کھیل نہ بنایئے۔ اس کی بجائے قوم کو اسلامی اخلاق اور اسلامی تقوےٰ پیدا کرنے کی تلقین میں اوقات صرف کیجئے۔ اور اپنا الو سیدھا کرنے کے لئے قوم کو الو بنانے کی مشق ترک کر دیجئے۔

"پیشگوئی مصلح موعود کا حقیقی مصداق"

مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کا مطبوعہ لیکچر

۲۰ فروری کو یوم مصلح موعود کی تقریب پر نظارت ہذا کی طرف سے مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس کا وہ لیکچر جو بعنوان بالا انہوں نے امسال جلسہ سالانہ پر دیا تھا طبع کروا کر جماعتوں میں بھجوایا جا رہا ہے۔ ایسی جماعتیں یا افراد جو اس تقریب پر اس لیکچر کو پڑھنا یا دوسرے دوستوں میں تقسیم کرنا چاہیں وہ مہربانی کر کے اپنی مطلوبہ تعداد سے فوری طور پر نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ تاکہ یہ لیکچر انہیں ۲۰ فروری سے پہلے پہلے بھجوایا جا سکے۔ اس کی قیمت فی نسخہ ۲ر مقرر کی گئی ہے جو اصل لاگت سے بہت کم ہے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

نیا سال اور ہماری ذمّہ داریاں

جماعت کے تین خاص فریضے

(رقمفرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

نیا سال شروع ہو چکا ہے اور ہر نیا زمانہ لازماً اپنے ساتھ نئے مسائل اور نئی ذمّہ داریاں لایا کرتا ہے۔ اسی لئے ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت فرمائی ہے کہ جب نیا چاند دیکھو (جو گردشِ زمانہ کی ظاہری علامت ہے) تو خدا سے دعا کرو کہ وہ اس چاند سے شروع ہونے والے مہینہ کو تمہارے لئے مبارک کرے۔ اس ارشادِ نبوی میں یہ اصولی اشارہ ہے کہ ہر نئے زمانہ اور ہر نئے دَور کے آغاز کو یونہی غفلت میں نہ گذار دیا کرو بلکہ آنے والے مسائل اور آنے والی ذمہ داریوں پر غور کر کے خدا تعالے سے نصرت اور روشنی کے طالب ہوا کرو۔

سو اب جب کہ ہماری انفرادی اور جماعتی زندگی کا بھی ایک نیا سال شروع ہو رہا ہے (بلکہ ۱۲ر جنوری سے تو یہ سال قیامِ جماعت اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی تاریخِ ولادت کے لحاظ سے بھی نیا سال ہے) ہمیں اسلام اور احمدیت کے لئے اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے لئے اور اپنے عزیز و اقارب اور دوستوں کے لئے بلکہ ساری دُنیا کے لئے خیر و خوبی اور افضال و برکات اور غلبۂ صداقت کے لئے دعائیں کرتے ہوئے قدم رکھنا چاہیئے۔ اللہ تعالے نے اپنی ازلی حکمت کے ماتحت زمانہ کو اس طرح تقسیم کر رکھا ہے کہ وہ عُسرو یُسر اور سرّا و ضرّا اور نور و ظلمت کے درمیان چکر لگاتا رہتا ہے اور لبا اوقات پھولوں کی وادیوں تک پہنچنے کے لئے کانٹوں کے رستوں میں سے گذرنا پڑتا ہے۔

پس گو ہمیں خدائی وعدوں کے مطابق اسلام اور احمدیت کے آخری غلبہ اور جماعت کی عالمگیر ترقی کے متعلق کامل یقین ہے کہ "قضاءِ آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا"۔ لیکن ہم نہیں جانتے کہ درمیان میں کیا کیا مشکلات اور کیا کیا ابتلا مقدر ہیں اور نئے سال کے متعلق تو بعض دوستوں کو ایسی خوابیں بھی آئی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ غالباً اِس سال کے دَوران میں بعض لحاظ سے بعض مشکلات اور امتحانوں کا سامنا ہونے والا ہے۔ بلکہ خود مجھے بھی ۳۱ر دسمبر اور یکم جنوری کی درمیانی رات میں جو نئے سال کی پہلی رات تھی ایک زلزلہ کا نظارہ دکھایا گیا۔ اور گو خوابوں کی حقیقی تعبیر خدا ہی جانتا ہے لیکن اگر جماعت کے لئے کوئی امتحان درپیش ہے تو پھر بھی گھبرانے کی کوئی وجہ نہیں کیونکہ ہمارے خدائے قدیر و علیم کو یہ طاقت حاصل ہے کہ وہ اپنی تقدیر کو بھی بدل سکتا ہے جیسا کہ وہ خود قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

اللہ غالبٌ علیٰ امرہٖ۔

"یعنی خدا اپنی تقدیر پر بھی غالب ہے اور اسے بدلنے کی طاقت رکھتا ہے۔"

بلکہ اگر بالفرض کوئی تلخ تقدیر ایسی ہو جو کسی صورت میں بھی ٹلنے والی نہ ہو تو پھر بھی اللہ تعالیٰ اس کے پیچھے اپنی کوئی شیریں تقدیر لا کر پیش آمدہ غم اور صدمہ کا ازالہ فرما سکتا ہے جیسا کہ وہ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے کہ:۔

اِنّ مع العُسرِ یُسراً

"یعنی خدا نے اپنے نیک بندوں کے لئے ہر تنگی کے ساتھ فراخی مقدر کر رکھی ہے۔"

اور اس کی تشریح میں مولانا رومی فرماتے ہیں کہ:۔

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ اند
زیر آں گنجِ کرم بنہادہ اند

"یعنی ہر ابتلا جو خدا اپنے سچے مومنوں کے لئے مقدر کرتا ہے اس کے نیچے اس نے اپنے فضلوں اور نعمتوں کا ایک بڑا خزانہ چھپا رکھا ہوتا ہے۔"

پس خدا کی رحمت و قدرت پر بھروسہ کرتے ہوئے مجھے خوابوں کی وجہ سے تو زیادہ فکر نہیں کیونکہ جو خدا کوئی منذر خواب دکھا سکتا ہے وہ اسے مٹا بھی سکتا ہے اور نہ مٹنے کی صورت میں اس کے ازالہ کا کوئی اور رستہ بھی کھول سکتا ہے۔ مگر ضروری ہے کہ ہم سنّتِ نبوی کے مطابق اپنے پیش آمدہ مسائل اور حالات اور ہر قسم کے امکانی خطرات کا جائزہ لیکر اور کمرِ ہمت کس کر اصلاح و ارشاد اور صبر و صلوٰۃ کے عزم کے ساتھ نئے سال میں قدم رکھیں۔ اور اسی غرض سے مَیں یہ نوٹ لکھ رہا ہوں۔ مگر مَیں اس جگہ کسی تفصیل میں نہیں جاؤنگا اور جائزہ کے سوال کو بھی ہر مخلص اور تدبّر کرنے والے احمدی کے غور و فکر پر چھوڑتا ہوں اور صرف نہایت اختصار کے ساتھ ان چند باتوں کے ذکر پر اکتفا کرتا ہوں۔ جنکی طرف اِسوقت خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ کاش میرے بزرگ اور میرے دوست اور میرے عزیز ان باتوں کی اہمیت کو سمجھیں اور حالات کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے انکی طرف توجہ دیں ورنہ ما علینا اِلّا البلاغ و حسبنا اللہ و نعم الوکیل۔

(۱) سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اِس وقت جماعت کا نوجوان طبقہ اور خصوصاً وہ طبقہ جو نسلی احمدی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا خلیفۂ وقت کے ساتھ براہِ راست پیوندی جوڑ نہیں رکھتا اور گویا صرف تحمی رشتہ کا حامل ہے اس کا ایک حصہ بعض کمزوریوں میں مبتلا ہے اور اسے اخلاص اور عملِ صالح میں وہ مقام حاصل نہیں جو خدا تعالیٰ کی نصرت کا جاذب ہوا کرتا ہے اور نہ ہی یہ طبقہ غیر از جماعت لوگوں (یعنی غیر احمدیوں اور غیر مسلموں) کے لئے کسی کشش کا موجب ہے۔ اس کا جماعت کے مخصوص عقائد اور جماعت کے مرکز اور خلیفۂ وقت کے ساتھ نسبتاً بہت کم تعلق ہے اور وہ اعتراض کی طرف جلدی جھک جاتا اور اس کا چرچا کرنے لگ جاتا ہے۔ بیشک کئی نسلی احمدی بھی اخلاص اور عملِ صالح اور روحانیت اور قربانی میں بہت اچھا مقام رکھتے ہیں بلکہ حق یہ ہے کہ بعض نوجوانوں کی فدائیت اور للّٰہیت میرے لئے رشک کا موجب ہے مگر دوسری طرف کمزور طبقہ کی کمزوری ہر وقت طبیعت میں بے چینی کی کیفیت رکھتی ہے۔ اس کمزوری کے کئی اسباب ہیں مگر زیادہ ذمّہ داری ایسے نوجوانوں کے والدین اور مقامی جماعتوں کے صدر صاحبان اور امراء صاحبان پر ہے جنہوں نے ان کی تربیت کی طرف پوری توجہ نہیں دی اور ان کے اندر اسلام اور احمدیت کی روح داخل کرنے میں غفلت سے کام لیا ہے۔ نمازوں میں سُستی۔ چندوں میں سُستی۔ مرکز کے ساتھ وابستگی میں کمی۔ بلکہ اعتراض کرنے میں جلدی اور جماعت کے محاسن کو دوسروں تک پہنچانے میں بے اعتنائی وغیرہ وغیرہ ایسی کمزوریاں ہیں جو نوجوان طبقہ اور خصوصاً نسلی احمدیوں کے ایک حصہ میں سرایت کر رہی ہیں۔ اور دوسری طرف فوجی احمدیوں کا ایک حصہ اپنی بیویوں کو بے پردہ کر کے فیشن کی اتباع میں گویا خوشی محسوس کرتا ہے حالانکہ فوجی لوگ بہادر سمجھے جاتے ہیں اور بہادر لوگوں کو خلافِ اسلام تحریکات کے سامنے ہتھیار ڈالتے ہوئے شرم محسوس ہونی چاہیئے۔ بیشک پرانا پردہ بھی جس میں عورت گویا قیدیوں کی طرح محصور ہو کر گھر کی چار دیواری میں بند رکھی جاتی تھی خلافِ اسلام تھا مگر اس کے مقابل پر موجودہ بے پردگی جس میں عورت اپنی جسمانی اور لباسی زینت کو عُریاں کر کے مردوں میں بے حجابانہ ملتی جلتی ہے اس سے بڑھ کر خلافِ اسلام ہے۔

پس نئے سال کے ابتدا میں میری سب سے پہلی پکار یہ ہے کہ اس سال کے دَوران میں احمدی والدین اور احمدی پریذیڈنٹ صاحبان اور احمدی سیکرٹریانِ تربیت اور احمدی امراء مقامی و امراء ضلعوار و صوبہ وار اسبات کا خدا کے حضور پختہ عہد کریں کہ وہ احمدی نوجوانوں کی تربیت کی طرف خاص توجہ دینگے۔ میرے عزیزو اور دوستو دیکھو اور سمجھو کہ خدا تعالیٰ کو ظاہر سے کوئی غرض نہیں وہ تو حقیقت کو دیکھتا ہے اور اسی کے مطابق تم سے سلوک کریگا پس صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور سیدھے ہو جاؤ اور اس عہد کو پورا کرو جو تم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان پر خدا کے ساتھ باندھا ہے یعنی یہ کہ:۔

"مَیں دین کو دُنیا پر مقدّم کروں گا"

کیا نماز میں سُستی اور خدا کی یاد میں کوتاہی کرنیوالا دین کو دُنیا پر مقدم کرتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ کیا اعانتِ اسلام اور اعانتِ احمدیت کے لئے چندوں سے غافل رہنے والا اور اپنی ساری آمد اپنے نفس پر یا اپنے عزیزوں پر خرچ کرنیوالا دین کو دنیا پر مقدم کرتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیوندیں اور خلیفہ وقت اور مرکز کے تعلق میں کمزوری دکھانے والا

دین کو دنیا پر مقدم کرتا ہے؟ ہرگز نہیں کیا ہر وقت اپنے مادی مفاد کی فکر میں غرق رہنے والا اور اپنا تمام وقت دنیا کے دھندوں میں گذارنے والا دین کو دنیا پر مقدم کرتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ کیا اعتراض کی طرف جلدی جھک جانیوالا اور ان اعتراضوں کا اِدھر اُدھر چرچا کرنے والا دین کو دنیا پر مقدم کرتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ کیا تجارت اور لین دین کے معاملات میں خیانت کا طریق اختیار کرنے والا دین کو دنیا پر مقدم کرتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ کیا اپنی بیوی کو بے پردگی کی طرف مائل کرنے والا اور فیشن کی خاطر قرآن و حدیث کے احکام کو پس پشت ڈالنے والا دین کو دنیا پر مقدم کرتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ کیا اپنی اولاد کی دینی تربیت کی طرف سے بے توجہی برتنے والا دین کو دنیا پر مقدم کرتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ مگر اے احمدی والدین اور اے احمدی صدر صاحبان اور اے احمدی امراء! خدا کے لئے غور کرو کہ کیا آپ کے زیر تربیت نوجوانوں کا ایک طبقہ ان کمزوریوں میں مبتلا نہیں؟

پس اس سال کے پروگرام کا ایک اہم حصہ یہ ہونا چاہیئے کہ جو کمزوری بعض احمدی نوجوانوں میں پیدا ہو رہی ہے اسے خاص توجہ اور خاص کوشش کے ساتھ اور خاص نگرانی کے ماتحت دور کیا جائے۔ احمدی والدین اور احمدی پریذیڈنٹ صاحبان اور احمدی امراء سب کے سب بیدار اور چوکس ہو کر اور ایک پروگرام بنا کر اس کوشش میں لگ جائیں کہ احمدی نوجوانوں کا کمزور حصہ اپنی کمزوری کو ترک کر کے اسلام اور احمدیت کی تعلیم کا ایسا نمونہ بن جائے جو دوسروں کے لئے کشش کا موجب ہو اور دنیا ان کے چہروں میں خدا کا نور دیکھے۔ اور ان کی نیکی خدائی نصرت کی جاذب بن جائے اور وہ اپنے کمزور نمونہ کی وجہ سے جماعت کی ترقی میں روک نہ بنیں بلکہ نیک نمونہ بن کر اس کی ترقی کو تیز سے تیز تر کرنے والے ثابت ہوں۔ آمین اللھم آمین

(۲) دوسرا امر جو اس سال خاص بلکہ خاص الخاص توجہ چاہتا ہے۔ یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے خلاف پھر غلط فہمیوں کا ایک وسیع جال پھیلایا جا رہا ہے جس کی وجہ سے ملک کا معتدبہ حصہ جماعت کے خلاف طرح طرح کی بدگمانیوں میں مبتلا ہو کر دن رات زہر فشانی میں مصروف ہے اور یہ معاندانہ رویہ صرف مولوی طبقہ تک ہی محدود نہیں بلکہ ملک کے ہر طبقہ کا ایک حصہ اس ناپاک ہولی میں اپنے ہاتھ رنگ رہا ہے۔ تاجر صناع۔ زمیندار۔ ملازم پیشہ افراد۔ اخباروں کے ایڈیٹر۔ عالم و جاہل۔ غریب اور امیر۔ مزدور اور سرمایہ دار وغیرہ وغیرہ سب جماعت احمدیہ کے عقائد اور نظریات اور طریق کار کو غلط رنگ میں پیش کرنے اور جماعت کو بدنام کرنے اور جماعت کی بے نظیر اسلامی خدمات کو تخفیف کی نظر سے دیکھنے میں گویا لذت اور فخر محسوس کرتے ہیں۔ میرا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ملک کا ہر فرد اس مرض میں مبتلا ہے۔ کیونکہ بلا شبہ ملک کے ہر طبقہ میں ایک حصہ ایسا موجود ہے جو شرافت اور انصاف کے مقام پر قائم ہے اور بعض عقائد میں اختلاف کے باوجود جماعت کے معاملہ میں بے انصافی کی طرف نہیں جھکتا بلکہ جماعت کی اسلامی خدمات کی وجہ سے اسے قدر کی نگاہ سے دیکھتا اور اس کے محاسن کی برملا تعریف کرتا ہے اور اس کا اعتراف نہ کرنا یقیناً ناشکری ہوگی۔ مگر عوام الناس کا قریباً قریباً وہی حال ہے۔ جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے یعنی یہ کہ اکثر لوگ احمدیت کی مخالفت میں یکساں رنگین نظر آتے ہیں اور مولویوں یا اخبار نویسوں یا آتش زیر پا شعر[illegible] کی طرف سے اکسائے جانے پر اس طرح بھڑک اٹھتے ہیں جس طرح کہ ایک خشک لکڑی دیا سلائی دکھانے پر شعلہ زن ہو جاتی ہے۔ اور ضروری تھا کہ ایسا ہوتا کیونکہ قرآن مجید وضاحت کے ساتھ فرماتا ہے کہ:۔

یا حسرةً علی العباد
ما یاتیھم من رسول
الا کانوا بہ یستھزؤن

"یعنی اے افسوس لوگوں پر کہ ہماری طرف سے ان کے پاس کوئی پیغامبر ایسا نہیں آتا کہ وہ ہمارے بندے ہونے کے باوجود اس کی مخالفت میں ہنسی ٹھٹھا نہ کرنے لگ جاتے ہوں"۔

یہ مخالفت ایک طرف تو منکروں کے لئے امتحان اور ابتلا کا سامان مہیا کرتی ہے کیونکہ وہ ان حالات میں خاص قربانی کے بغیر حق کی طرف قدم اٹھانے کی جرأت نہیں کر سکتے اور دوسری طرف یہ مخالفت ماننے والوں کو بیدار رکھنے اور حق کی اشاعت میں زیادہ سے زیادہ جد و جہد کرنے کی طرف توجہ دلاتی رہتی ہے۔ کیونکہ گو خدائی مرسلوں کے آخری غلبہ کے متعلق قرآن مجید حتمی وعدہ فرماتا ہے (کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب ہونگے) مگر کوئی سچا مومن اسباب کی طرف سے غافل نہیں رہ سکتا کہ آخری غلبہ سے پہلے درمیانی طوفانوں کا آنا بھی ناگزیر ہے۔ اور ان طوفانوں کے نتیجہ میں غلبہ کا وقت پیچھے پڑ سکتا ہے اور قومیں بھی بدل جایا کرتی ہیں۔ پس ضروری ہے کہ موجودہ خطرات کا جائزہ لے کر اس زہر کا ازالہ کیا جائے۔ جو اس وقت جماعت احمدیہ کے خلاف پیدا کیا جا رہا ہے۔ اور یہ ازالہ دو طرح سے ہو سکتا ہے:۔

(الف) جو غلط فہمیاں جماعت کے متعلق پیدا کی جا رہی ہیں۔ خواہ وہ عقائد سے تعلق رکھتی ہوں یا جماعتی تنظیم سے یا جماعت کے طریق کار سے انہیں صحیح حالات بتا کر اور صحیح تشریحات پیش کر کے دور کیا جائے۔ مثلاً (اور میں یہ صرف مثال کے طور پر بیان کر رہا ہوں) کہا جاتا ہے کہ خاکش بدہن جماعت احمدیہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی) کی ختم نبوت کی منکر ہے یا یہ کہ نعوذ باللہ جماعت احمدیہ نے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو چھوڑ کر کوئی اور کلمہ بنا رکھا ہے یا یہ کہ حاشا وکلا جماعت احمدیہ خدا کے رسولوں اور دوسرے پاک لوگوں کی ہتک کرتی ہے یا یہ کہ جماعت کا موجودہ مرکز ربوہ گویا ایک ممنوعہ بستی ہے۔ جس میں کسی غیر کو داخل ہونے کی اجازت نہیں دی جاتی یا یہ کہ جماعت نے ایک ایسی تنظیم قائم کر رکھی ہے جو حقیقۃً مملکت اندر مملکت کا رنگ رکھتی ہے یا یہ کہ جماعتی تنظیم کے توڑنے والوں کو ایسی سزائیں دی جاتی ہیں۔ جو اسلامی تعلیم اور انسانی حقوق کے منافی ہیں وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب باتیں جماعت کی طرف سے بار بار تردید کئے جانے کے باوجود ہمارے خلاف نہایت ڈھٹائی کے ساتھ دہرائی جا رہی ہیں۔ اس لئے ضرورت ہے کہ جماعت کے تمام مربی اور معلم اور مقامی امراء اور ضلعوار امراء اور دیگر ذمہ وار احباب بلکہ تمام دوست اس بات کا عہد کریں کہ وہ اس سال بیش از پیش توجہ اور وضاحت اور تعیین اور تکرار کے ساتھ ان غلط فہمیوں کو دور کر کے جماعت کی مخالفانہ فضاء کو صاف کرنے کی کوشش کریں گے اور جب اس مکدر فضاء کے بادل چھٹ جائیں گے تو طبعاً صداقت کا آفتاب زیادہ نمایاں ہو کر نظر آنے لگے گا۔

(ب) موجودہ کمزوری کو دور کرنے اور موجودہ خطرات کا مقابلہ کرنے کا دوسرا مؤثر طریق یہ ہے کہ خاص جد و جہد کے ساتھ جماعت احمدیہ کے محاسن اور جماعت کی اسلامی خدمات اور جماعت کے مخصوص نظریات اور عقائد کی درستی کو پختہ دلائل اور روشن براہین کے ذریعہ لوگوں پر ثابت کیا جائے۔ یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ لوگ کسی صداقت سے صرف اس وقت تک دور رہتے ہیں۔ جب تک کہ ان تک یا تو صداقت کا پیغام پہنچتا ہی نہیں اور یا پہنچتا تو ہے۔ مگر ایسے کمزور اور بے اثر رنگ میں پہنچتا ہے کہ ان پر صداقت کی حقیقت اور اہمیت اچھی طرح واضح نہیں ہوتی اسی لئے قرآن مجید فرماتا ہے کہ:۔

ادع الی سبیل ربک
بالحکمة والموعظة
الحسنة وجادلھم بالتی
ھی احسن۔

"یعنی لوگوں کو خدا کے رستے کی طرف ایسے رنگ میں بلاؤ کہ وہ پختہ دلائل اور خشیۃ اللہ کی اپیل سے معمور ہو اور اگر کبھی حق کی دعوت میں منکروں کے ساتھ تبادلہ خیال کرنا پڑے تو اس کام کو بہترین صورت اور دلکش رنگ میں انجام دو"۔

اوپر کے بیان میں فقرہ الف تو منفی نوعیت کا ہے جس سے مراد جماعت احمدیہ کے متعلق ان غلط فہمیوں کا ازالہ ہے جو حق کی شناخت میں روک بن رہی ہیں۔ اور فقرہ ب مثبت نوعیت کا ہے۔ جس سے احمدیت کی دلکش تعلیم اور اس کی بے نظیر اسلامی خدمات کو احسن طریق پر پیش کرنا مراد ہے۔ تاکہ جہاں ایک طرف لوگوں کے دلوں کا زنگ صاف ہو۔ وہاں دوسری طرف ان کے دل نورانی صیقل کے ذریعہ روشن ہوتے چلے جائیں۔ اور یہی وہ دو طریق ہیں جو روحانی مصلحوں نے ہمیشہ استعمال کئے ہیں۔ پس جماعت احمدیہ کو چاہیئے کہ خاص توجہ کے ساتھ ان دو نو طریقوں کو استعمال کر کے اسلام اور احمدیت کے غلبہ کے دن کو قریب سے قریب تر لے آئے۔

اس غرض کے لئے ان دو سکیموں پر زور دینا نہایت ضروری ہے جو خدائی نصرت کے ماتحت گزشتہ سال کے آخر اور اس سال کے شروع میں جاری کی گئی ہیں۔ ان میں سے **ایک سکیم وقف جدید** کی ہے جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جاری فرمائی ہے۔ جس میں وقف کی وسیع سکیم کے ساتھ ساتھ اس کام کو چلانے کے لئے کم از کم چھ روپے فی کس چندہ کی بھی تحریک کی گئی ہے۔ اس سکیم کی غرض و غایت کے ماتحت مغربی پاکستان کے طول و عرض میں ارشاد و اصلاح کا ایک وسیع پروگرام مرتب کیا گیا ہے اور **دوسری سکیم** وہ ہے جو حضرت امیر المومنین کی منظوری سے محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر پیش کی تھی جس کا مقصد ربوہ کے ماحول کی اصلاح ہے۔ خدا کے فضل سے یہ دونوں سکیمیں بہت ضروری اور اپنے نتائج کے لحاظ سے نہایت مبارک اور بہت دور رس ہیں۔ پس دوستوں کو چاہیئے کہ اس سال کے پروگرام میں ان دونوں سکیموں کو خصوصیت کے ساتھ مدنظر رکھیں اور انہیں کامیاب بنانے کے لئے پوری پوری جدوجہد اور انتہائی قربانی سے کام لیں۔ ان سکیموں کی تفصیل الفضل میں بار بار آ چکی ہے اور اس جگہ اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔

خلاصہ کلام یہ کہ اب جبکہ نیا سال شروع ہو رہا ہے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ اپنے حالات اور خطرات کا پورا پورا جائزہ لے کر **ایک طرف** تو اپنے نوجوانوں کی اصلاح کے متعلق خاص توجہ دیں تاکہ وہ صرف نسلی یعنی نام کے احمدی نہ رہیں بلکہ حقیقی احمدی بن کر اسلام اور احمدیت کے حق میں گویا ایک زبردست مقناطیس بن جائیں جو نہ صرف خود پاک ہو بلکہ دوسروں کو بھی اپنے پاک نمونہ سے اپنی طرف کھینچتا چلا جائے اور **دوسری طرف** وہ احمدیت کے متعلق بے بنیاد غلط فہمیوں کو دور کر کے احمدیت کے دلکش نقوش اور اس کی اسلامی خدمات کو لوگوں تک اس طرح پہنچائیں کہ ملک کی فضا خدائی نور سے معطر ہو جائے۔ اور ہر شخص عہد کرے کہ میں نے اوپر کی دو سکیموں کو کامیاب بنا کر دم لینا ہے وَ اِنَّ ذَالِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیْر۔

تیسری بات یہ ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت اور کام کی طاقت و توانائی کی پوری پوری بحالی کے واسطے خاص طور پر دعا کی جائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے احسان کو شناخت کرنے کے لئے اس بات پر غور کرنا کافی ہے کہ حضور نے اپنی خلافت کے آغاز میں جماعت کو کس کمزوری اور بے بسی کی حالت میں پایا اور اب وہ خدا کے فضل سے کس وسعت اور کس کثرت اور کس طاقت کو پہنچ چکی ہے۔ پس اب جبکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اپنی بیماری اور کمزوری کی وجہ سے اپنی طاقت میں طبعاً کمی اور انحطاط محسوس فرماتے ہیں تو یہ انتہائی درجہ کی بے وفائی ہوگی کہ جماعت جس نے حضور کے ہاتھ سے ہزارہا شیریں قاشیں کھائی ہیں حضور کی عمر کے اس حصہ میں حضور کے لئے دعا کرنے اور حضور کے متعلق دردمند ہونے میں غفلت برتے پس اس سال کی **تیسری اپیل** میری یہ ہے کہ جماعت کے مخلصین حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے لئے دعا کرنے اور صدقہ و خیرات اور صوم و صلوٰۃ کے ذریعہ اس دعا کو تقویت دینے کی طرف پیش از پیش توجہ دیں۔ **جماعت کا حال اور جماعت کا مستقبل** اس وقت خاص بلکہ خاص الخاص توجہ اور دعاؤں کا متقاضی ہے اور بدقسمت ہے وہ انسان جو اس نازک وقت کو غفلت میں گزار دے۔ خدا کرے کہ ایسا نہ ہو اور خدا کرے کہ میری یہ دردمندانہ اپیل ہمارے بھائیوں کے دلوں میں اثر پیدا کرے اور

احمدی والدین اور احمدی صدر صاحبان اور احمدی امراء صاحبان سب یک جان ہو کر ایک طرف اصلاح و ارشاد اور دوسری طرف دعاؤں میں لگ جائیں

آمین یا ارحم الراحمین
وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

نوٹ:۔ یہ مضمون میں نے جنوری کے آغاز میں شروع کیا تھا۔ مگر اعصابی تکلیف اور احساس بے چینی کی وجہ سے اسے جلد ختم نہیں کر سکا۔ بلکہ آہستہ آہستہ لکھ کر اور اوپر تلے کئی دنوں کا ناغہ کر کے قریباً ایک ماہ میں آج ختم کیا ہے اور پھر بھی وہ میری خواہش کے مطابق مکمل نہیں ہوا۔ حالانکہ صحت کے زمانہ میں ایسا مضمون قریباً ایک گھنٹہ میں لکھ لیا کرتا تھا (م)

(۶) لہٰذا اپنے لئے بھی۔ دوستوں سے دعاؤں کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ مجھے آخر عمر تک یعنی

"زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند"

خدمت دین کی توفیق دیتا رہے اور میری کمزوریوں کو معاف فرمائے اور انجام بخیر ہو

والسلام خاکسار راقم آثم
مرزا بشیر احمد
ربوہ ۲۸؍۱؍۵۸

الفضل کا مصلح موعود نمبر شائع ہوگا

۲۰ فروری کو یوم مصلح موعود کی تقریب ہے۔ اس موقعہ پر انشاء اللہ الفضل کا ایک خاص نمبر شائع کیا جا رہا ہے۔ جس کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہوگی کہ اس میں پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ایک غیر مطبوعہ معرکۃ الآراء تقریر شائع ہو رہی ہے۔

اہل قلم حضرات جلد از جلد اس نمبر کے لئے اپنے مضامین اور نظمیں ارسال فرمائیں۔ ایجنٹ صاحبان اس نمبر کی مطلوبہ تعداد سے ۱۲ فروری تک اطلاع دیں۔ مشتہر احباب ۱۵ تاریخ تک اپنے اشتہارات دفتر ہذا میں پہنچا دیں۔ (مینجر الفضل۔ ربوہ)

عہدہ زعیم انصار ضلع کا نام ناظم ضلع ہوگا

حسب فیصلہ شوریٰ انصار ۱۹۵۰ء ضلع وار نظام کے ماتحت زعیم و نائب زعیم ضلع کا انتخاب کرایا جاتا رہا ہے۔ لیکن اب نئے دستور اساسی کی رو سے جس کا نفاذ ۲۱ اکتوبر ۱۹۵۷ء سے ہو چکا ہوا ہے۔ زعیم ضلع کے عہدہ کا نام ناظم ضلع رکھا گیا ہے اب تک جو زعیم انصار ضلع کے لئے منتخب ہو چکے ہوئے ہیں آئندہ ان کے عہدہ کا نام ناظم ضلع ہوگا۔ اور جب تک (مطابق قاعدہ ۱۵۵ و ۱۵۶ دستور اساسی جدید) اس عہدے کے متعلق نیا انتخاب عمل میں نہیں آ جائے گا وہی پہلے منتخب شدہ زعیم انصار ضلع جن کا اب نام ناظم ضلع ہوگا کام کرتے رہیں گے۔

احباب و اراکین انصار ناظم ضلع کے فرائض منصبی کی انجام دہی میں پوری طرح تعاون فرماتے رہیں جزاکم اللہ۔ کیونکہ نئے دستور اساسی کی رو سے ناظم ضلع کی تنظیم انصار کے سلسلہ میں ذمہ داریاں بہت زیادہ بڑھ چکی ہیں جن کا کما حقہٗ سرانجام دیا جانا احباب و اراکین انصار کے تعاون پر موقوف ہے۔

نائب صدر مرکزیہ انصار اللہ۔ ربوہ

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

درخواست دعا

میری اہلیہ کئی ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہے اب اپریشن کے لئے سول ہسپتال میں داخل کرایا ہے۔ عنقریب پیٹ کا اپریشن ہوگا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

صدر الدین احمد ٹلو کھر کراچی ۳

چندہ وقف جدید ادا کرنے والے اصحاب

جزاھم اللہ احسن الجزاء

(ساتویں قسط)

نام	رقم
عبدالعزیز صاحب واقفِ زندگی دواخانہ خدمت خلق	۶-۰-۰
قریشی فضل حق صاحب ربوہ جنرل سٹور	۶-۰-۰
چوہدری فضل دین صاحب فضل شاپ	۶-۰-۰
میاں محمد احمد صاحب نظام فیورٹ سٹور	۱-۰-۰
ملک عبدالرب صاحب مجید آئرن سٹور	۶-۰-۰
" عبدالمجید صاحب "	۶-۰-۰
رانا محمد دین صاحب رانا حمام	۶-۰-۰
عبدالسلام صاحب زرگر	۶-۰-۰
ڈاکٹر محمد احمد صاحب شفا میڈیکل ہال	۱-۰-۰
قریشی محمد شفیع صاحب الکمسٹس ربوہ	۶-۰-۰
محمد اسحاق صاحب ارشد ماڈرن سٹور	۶-۰-۰
خواجہ محمد شریف صاحب	۳-۰-۰
قریشی محمد اکمل صاحب افضل برادرز	۶-۰-۰
چوہدری داؤد احمد صاحب داؤد جنرل سٹور	۶-۰-۰
سید عبدالسلام صاحب ابن سید محمد یوسف صاحب مختار عام صدر انجمن	۶-۰-۰
مستری سردار احمد صاحب احمدیہ آرہ مشین	۶-۰-۰
نذیر احمد صاحب نذیر بوٹ ہاؤس	۶-۰-۰
محمد جمال جمال بیکری	۱-۰-۰
رانا رحمت اللہ صاحب رانا ٹی ہاؤس	۶-۰-۰
مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی	۶-۰-۰
احمد دین احمدیہ ارشاد ہوٹل	۰-۸-۰
ڈاکٹر محمد خان صاحب علی پور ملتان از طرف نواب بیگم والدہ صاحبہ	۶-۰-۰
" " امۃ الحمید بیگم اہلیہ صاحبہ	۶-۰-۰
" " بچگان وخود	۱۲-۰-۰
ماسٹر عبدالغنی صاحب سانگھڑ سندھ	۶-۰-۰
بذریعہ " ڈاکٹر فضل الرحمن صاحب	۶-۰-۰
" " اہلیہ صاحبہ " "	۶-۰-۰
" " احمد خان صاحب بلوچ	۶-۰-۰
" " چوہدری محمد شریف صاحب	۶-۰-۰
" " چوہدری نذیر احمد صاحب	۶-۰-۰
" " علی احمد صاحب مغلپورہ	۶-۰-۰
منظور احمد صاحب ٹیچر ۹۷ گ ب لائل پور	۶-۰-۰
لال الدین صاحب سمبڑیال	۶-۰-۰
سعود احمد صاحب کوٹھی میراں والی ڈسکہ	۶-۰-۰
یز احمد خان صاحب "	۶-۰-۰
اکٹر رشید احمد خان صاحب پشاور	۶-۰-۰
اضی غلام نبی صاحب جڑانوالہ	۶-۰-۰
ضل کریم صاحب بورے والا	۶-۸-۰
ہدری نادر علی صاحب گوجرانوالہ	۶-۰-۰
یخ محمود احمد صاحب بہاولنگر	۶-۰-۰
ز احمد صاحب 119/7-D.R براستہ کسووال منٹگمری	۶-۰-۰

نام	رقم
چراغ دین صاحب سیکرٹری مال عارف والا منٹگمری	۱۲-۰-۰
محمد خان صاحب شمس آباد ضلع تھرپارکر	۶-۰-۰
حکیم فتح محمد صاحب ڈگری "	۶-۰-۰
ڈاکٹر بشارت احمد صاحب بذریعہ محمد پریل کنڈیارو سندھ	۶-۰-۰
ڈاکٹر شیر محمد خان صاحب حیام روڈ نواب شاہ	۶-۰-۰
ملک شیر بہادر خان صاحب خوشاب	۶-۰-۰
چوہدری محمد نذیر احمد صاحب ضلع دار نہر بنگلہ جانی والا شیخوپورہ	۶-۰-۰
ڈاکٹر نذیر احمد صاحب سیکرٹری مال گنگا پور لائل پور	۶-۰-۰
میجر عبدالحمید صاحب راولپنڈی	۶-۰-۰
" عبدالغنی صاحب "	۶-۰-۰
محمد اقبال حسین صاحب ۲۰۸ ج ب لائل پور	۶-۰-۰
ڈاکٹر شیخ احمد دین صاحب کنری۔ پہلی قسط	۲۵-۸-۰
سید فقیر محمد خان صاحب کابلی مہاجر ربوہ	۶-۰-۰
ڈاکٹر محمد یونس صاحب نوکوٹ سندھ	۳-۰-۰
چوہدری نذیر احمد صاحب S.D.O کوٹ ادو مظفرگڑھ	۶-۰-۰
مرزا محمد اسمٰعیل صاحب چمن بلوچستان	۶-۰-۰
" از طرف اہلیہ صاحبہ	۶-۰-۰
بابو ولی محمد صاحب پنشنر 43/NB مٹھہ ٹوانہ سرگودھا	۶-۰-۰
سلیمہ لطیف اہلیہ محمد صدیق صاحب واہ کینٹ	۸۱-۰-۰
سید ولی اللہ شاہ صاحب خود واہلیہ صاحبہ	۱۲-۰-۰
میجر ضیاء الدین صاحب خود واہلیہ صاحبہ	۱۲-۰-۰
عزیز محمد خان صاحب بہاولپور از طرف خود	۶-۰-۰
بذریعہ " غلام احمد صاحب "	۶-۰-۰
" میر عبدالعزیز صاحب "	۱-۰-۰
" صوبیدار ہدایت علی صاحب "	۱-۰-۰
" مرزا ارشد بیگ صاحب "	۶-۰-۰
" ماسٹر محمد امین صاحب "	۱-۰-۰
" مبارک احمد صاحب "	۶-۰-۰
" محمد عقیل صاحب "	۶-۰-۰
" مولوی غلام نبی صاحب "	۶-۸-۰
" صوبیدار غلام رسول صاحب	۶-۰-۰
" فضل الرحمن صاحب "	۶-۰-۰
" محمد حسن صاحب ہاشمی "	۱-۰-۰
" محمد خان صاحب "	۰-۸-۰
عبدالوحید صاحب	۱-۰-۰
رانا محمد اسلم صاحب	۱-۰-۰
ڈاکٹر لعل محمد صاحب	۱-۸-۰
عزیز خان صاحب (مقام نامعلوم)	۱۸-۰-۰

نام	رقم
نواب زادہ محمد امین صاحب بنوں	۱۲-۰-۰
ملک سراج دین صاحب سمبڑیال	۶-۰-۰
عبدالرحمن صاحب مغل راولپنڈی	۶-۰-۰
عبدالعزیز صاحب باٹا شوز کمپنی سیالکوٹ	۶-۰-۰
ڈاکٹر محمد دین صاحب جمرود	۶-۰-۰
چوہدری ہدایت اللہ خان صاحب کنڈیارو سندھ	۶-۰-۰
چوہدری عطاء اللہ صاحب نمبردار تلونڈی بھنڈراں سیالکوٹ	۶-۰-۰
محمد زبیر صاحب ارشد بھکر	۱۱-۰-۰
منشی سردار محمد صاحب دارالرحمت بذریعہ کیپٹن محمد سعید صاحب	۱-۰-۰
مولوی غلام باری صاحب سیف "	۰-۸-۰
اہلیہ چوہدری محمد احمد صاحب "	۱-۸-۰
مرزا دین محمد صاحب "	۰-۸-۰
ثناء اللہ صاحب شبلی "	۱-۰-۰
عبداللطیف صاحب اوورسیر "	۶-۰-۰
چوہدری محمد حیات صاحب مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ	۶-۰-۰
بذریعہ " چوہدری غلام حسین صاحب "	۶-۰-۰
" " چوہدری محمد خان صاحب "	۶-۰-۰
" " چوہدری خدا بخش صاحب "	۱-۰-۰
" " عزیز احمد صاحب "	۶-۰-۰
عبدالجلیل خان صاحب چوبرجی رام نگر لاہور (تفصیل نہیں بھجوائی)	۲۶-۸-۰
مرزا برکت علی صاحب پشاور	۱۲-۰-۰
عبداللطیف صاحب چیمی دفتر وکیل الدیوان ربوہ	۲۴-۰-۰
احسان اللہ خان صاحب نبی سر روڈ سندھ	۶-۰-۰

سیکرٹریان مال چندہ وقف جدید کی تفصیل صرف دفتر وقف جدید کو بھجوائیں
(انچارج دفتر وقف جدید)

ولادت

میرے بڑے بھائی مکرمی رشید احمد صاحب بٹ کے ہاں خدا تعالے نے ۱۵/۱۲/۵۷ کو پہلا فرزند عطا فرمایا۔ اور حضور پُرنور نے ازراہِ شفقت لڑکے کا نام نصیر محمد رکھا۔
احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالے بچے کو نیک خادم دین بنائے اور صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین
نومولود جناب محمد دین صاحب قادیانی کا پوتا ہے۔

ڈاکٹر بشیر احمد بٹ کنڈیارو ضلع نواب شاہ

درخواست دعا

میرا ایک زمین کے بارہ میں ایک مقدمہ چل رہا ہے جس کی وجہ سے بڑی پریشانی لاحق ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ مقدمہ میں کامیابی کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔

مولوی بدر دین تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

نائیجیریا میں گورنر جنرل نے ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا

سکولوں کی فیسوں میں اضافہ کے باعث فسادات تیز ہو گئے

لاگوس (نائیجیریا) ۷ فروری۔ نائیجیریا کے گورنر جنرل سر جیمس رابرٹسن نے مشرقی نائیجیریا میں ہنگامی صورت کا اعلان کر کے ہنگامی اختیارات سے کام لیتے ہوئے ضروری تدابیر کا نفاذ کر دیا ہے۔ اس علاقہ میں سکولوں میں فیسوں کی بحالی پر فسادات پھوٹ پڑے ہیں۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس سے پہلے سارے نائیجیریا میں حکومت کی سکیم کے تحت سکولوں میں تعلیم بالکل مفت تھی۔ لیکن اب اس علاقہ میں پرائمری تعلیم کے سلسلہ میں جو نئی سکیم شروع کی گئی ہے وہ پہلی سکیم سے خاصی مختلف ہے اور اس کے تحت فیسوں کو از سر نو جاری کر دیا گیا ہے۔ اس پر اس علاقے کے لوگوں نے کافی احتجاج کئے۔ لیکن جب حکومت اس سکیم کو تبدیل کرنے پر رضامند نہ ہوئی تو ہنگامے شروع ہو گئے۔ فسادات کی نوعیت ایسی ہے کہ حکومت کے عام وسائل ان کو فرو نہیں کر سکے۔ اسلئے اب گورنر جنرل نے ہنگامی حالات کا اعلان کر کے ضروری تدابیر اختیار کر لی ہیں۔ حکام کو توقع ہے کہ وہ اس طرح ان فسادات کو روکنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

اکسفورڈ یونیورسٹی پر اسراف کا الزام

لندن ۷ فروری۔ برطانوی حکومت کے آڈیٹر جنرل نے اکسفورڈ یونیورسٹی کے حکام پر اعتراض کیا ہے۔ کہ وہ روپیہ خرچ کرنے میں زیادہ احتیاط سے کام نہیں لیتے۔

اعلان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ ڈاکٹر عبد السمیع صاحب حال کراچی جن کے ذمہ سلسلہ کا کچھ روپیہ تھا انہوں نے تحریک جدید اور صدر انجمن کا روپیہ ادا کر دیا ہے۔ دونوں انجمنوں کے بیت المال نے تصدیق کر دی ہے۔ اس لئے آئندہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ڈاکٹر عبد السمیع صاحب سے چندہ لیا جانا منظور کیا جاتا ہے۔ دفتر وصیت اگر ان کی وصیت بحال کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ)

دوسرے امریکی سیارہ بردار راکٹ کی تباہی کی چھان بین

دو منٹ تک فضا میں پرواز کے بعد اُسے تباہ کر دیا گیا

واشنگٹن ۷ فروری۔ امریکی بحری فوج نے اعلان کیا ہے کہ اس کا دوسرا "وینگارڈ" میزائل جو ناکام رہا ہے تو اس کی وجہ کنٹرول کے نظام کی خرابی ہے جو پہلے مرحلے کے انجن کو پوری رفتار سے چلانے میں ناکام رہی۔

سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ راکٹ کے تباہ شدہ حصے برآمد کئے جا رہے ہیں اور ان کو مزید جانچ پڑتال کر کے دیکھا جائے گا کہ اصل نقص کیا تھا۔ کیپ کارنیوال کی اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ امریکی بحریہ کے سائنسدان اب جمع ہو گئے ہیں اور آپس میں سر جوڑ کر یہ معلوم کر رہے ہیں کہ وینگارڈ میزائل چھوڑنے کا جو دوسرا تجربہ ناکام ہوا ہے اس کا اصل باعث کیا ہے۔

امریکی بحریہ ایک مرتبہ پہلے وینگارڈ چھوڑنے میں بری طرح ناکامی ہوئی تھی۔ جس پر حکومت کی بحث کرکری ہوئی۔ اس کے بعد پچھلے دنوں جب امریکی بری فوج نے چھوٹا سا سیارہ فضا میں چھوڑنے کی کامیابی حاصل کر لی تو امریکہ بھر میں اس پر بڑی خوشی منائی گئی۔ مگر پھر جب آج امریکیوں کو دوسرے وینگارڈ کی ناکامی کا پتہ ملا تو ساری خوشی افسوس میں بدل گئی۔ وینگارڈ جب اڈے سے چھوڑا گیا تو پہلے دو منٹ تک اس کا ایندھن پروگرام کے مطابق جلتا رہا۔ پھر بھاری بھر کم راکٹ بھی ٹھیک پروگرام کے مطابق ہی بلند ہوا کر فضا کی جانب پرواز کر گیا۔ ہوا میں اُڑ گیا ۔۔۔ تھا۔ اسے ۴۲ میل کی بلندی تک جانا تھا اور تین ہزار سات سو میل فی گھنٹہ کی رفتار سے بڑھنا تھا مگر راکٹ اٹھ جانے کے دو منٹ بعد ہی گرنے لگا تو اسے فضا میں ہی تباہ کر دیا گیا۔

سارے امریکی لیڈروں کی اعلیٰ کانفرنس

واشنگٹن ۷ فروری۔ یہاں ۲۵ فروری کو ممتاز امریکی لیڈروں کی ایک کانفرنس ہونے والی ہے جس میں صدر آئزن ہاور اور نائب صدر مسٹر نکسن کے علاوہ سابق امریکی صدر مسٹر ٹرومین بھی شرکت کریں گے۔ اس کانفرنس کا مقصد باہمی سلامتی کے پروگرام کے تحت غیر ممالک کو امریکی اقتصادی امداد کی ضرورت اور دوسرے متعلقہ معاملات اور ان کے وسائل و تدابیر پر بحث کرنا ہے۔

اس ایک روزہ کانفرنس میں کم و بیش آٹھ سو ممتاز امریکی رہنما شریک ہوں گے۔ جن میں وزیر خارجہ ڈلس سابق وزیر خارجہ ڈین ایچی سن اور سابق صدارتی امیدوار مسٹر سٹیونسن بھی موجود ہوں گے۔

درخواست دعا

خاکسار کے ایک عزیز مکرم برادرم سعید احمد صاحب کراچی میں شدید بیمار ہیں ان کو ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا ہے۔ احباب سے عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔

شیخ نور الحق محلہ دار البرکات۔ ربوہ

پیشگوئی مصلح موعود کے موضوع پر ناصرات الاحمدیہ کا ایک اہم تحریری مقابلہ

مورخہ ۲۰ فروری کو یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر ناصرات الاحمدیہ کا ایک اہم تحریری مقابلہ ہو گا جس کا موضوع پیشگوئی مصلح موعود مقرر کیا گیا ہے۔ اس تحریری مقابلہ میں دس سے پندرہ سال تک کی عمر کی تمام احمدی لڑکیوں کو لازماً شامل ہونا چاہیئے۔ ربوہ میں یہ مقابلہ صبح سات بجے سے لیکر ۹ بجے تک نصرت گرلز سکول میں منعقد ہو گا۔ تمام مقامی احمدی لڑکیوں کو جنکی عمر دس سے پندرہ سال تک ہے وقت مقررہ سے قبل وہاں پہنچ جانا چاہیئے۔

بیرونی لجنات کو بھی چاہیئے کہ وہ بھی تحریری مقابلہ کا انتظام کریں اور مقابلہ میں لکھے جانیوالے جملہ مضامین سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ کے نام بھیج دیں۔

اس مقابلہ میں اوّل دوم اور سوم آنے والی ممبرات کو انشاء اللہ لجنہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر انعام بھی دیا جائے گا۔

پیشگوئی مصلح موعود کے موضوع پر سلسلہ کے دیگر لٹریچر کے علاوہ حالی ہی میں مکرم مولانا شمس صاحب کی ایک تقریر بنظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے بھی شائع کی گئی ہے ۔۔۔ (سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴